مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

# حضرت حسین رضی اللہ عنہ ـــــ اہلِ کوفہ
# یزیدی پارٹی کا ان سے سلوک، کوفہ میں کرفیو
# ذلّت کی زندگی پر شہادت کو ترجیح

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۳۱، سائیڈ بی، ۸۴-۳-۲۳

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

**اہلِ کوفہ کی طرف سے حضرت حسینؓ کو دعوت**

اس میں واقعہ چل رہا تھا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، اُس میں ایسا ہُوا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہُوئی، یزید کو بٹھایا گیا وہ اُن کا جانشین ہُوا تو کُوفہ کے علاقہ والوں نے اُس کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی اُس کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔ اُنھوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہم نے کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی ہے آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں گے اور صحیح خلافت یہاں قائم ہو جائے گی۔

**دعوت دینے والوں میں بیعت رضوان والے صحابی بھی تھے**

اس مضمون کو لکھ کر بھیجنے والوں میں صحابہ کرام بھی تھے مثلاً ایک صحابی ہیں اُن کا اسمِ گرامی ہے سلیمان بن صُرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں کہ جنھوں نے بیعتِ رضوان کی تھی اور بیعت رضوان والوں کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انتم خیر اھل الارض۔ روئے زمین میں تم لوگ سب سے بہتر لوگ ہو اور جو منافق تھے ایک دو کا ذکر آتا ہے خُدا کی قدرت اُنھوں نے بیعت کی ہی نہیں چُھپ گئے کوئی اُونٹ کے پیچھے کوئی کجاوے کے پیچھے اس طرح سے وہ دو تین تھے وہ بیعت نہیں ہُوتے باقی نے بیعت کی اور موقع شدید تھا تو اُس پر اللہ کی طرف سے ایک آیت بھی اُتری ہے لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ فعلم مافی قلوبھم اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا فیصلہ فرمالیا ہے اُن لوگوں کے بارے میں کہ جب وہ بیعت ہو رہے تھے تم سے درخت کے نیچے فعلم مافی قلوبھم اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا جو اُن کے دِلوں کی کیفیت تھی فانزل السکینۃ علیھم پھر اُن پر سکینہ نازل فرما دیا۔ سکینہ سکون اطمینان اور رحمت کے آثار یہ ہیں سکینہ اور سکون کے لیے تو آدمی پریشان رہتے ہیں سکون کی طلب میں رہتے ہیں واثابھم فتحا قریبا اور اُن کو بدلہ دیا اللہ نے کہ عنقریب فتح دے دی ومغانم کثیرۃ یاخذونھا بہت سے اموالِ غنیمت اُنھیں ملتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا ان لوگوں کے بارے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا انتم خیر اھل الارض تم روئے زمین میں سب سے بہتر لوگ ہو۔ اور حدیثوں میں یہ بھی آتا ہے کہ اُن میں سے کوئی آدمی جہنّم میں نہیں جائے گا اب ان لوگوں میں جو کُوفہ میں رہتے تھے اور اُنھوں نے خط لکھا حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی آتا ہے اور خط میں تھا کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کو بہتر کردے ہمارے لیے مستقبل کے لیے اسلام کے لیے۔

**کوفہ کو روانگی، لڑائی کا ارادہ نہ تھا**

تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے چلنے کا ارادہ کیا اور اس خیال سے گئے کہ وہاں امن ہے اور ان کا جو فیصلہ ہے اس میں کوئی اس طرح کی گڑبڑ نہیں ہے کہ پریشانی کا باعث ہو لڑائی کی نوبت آئے یہ اُن کے ذہن مُبارک میں تھا اس لیے وہ اپنے ساتھ اہل وعیال کو بھی لے چلے۔

**بغیر بیعت کے رہنا اسلام میں نہیں ہے**

اچھا کسی سے بیعت نہ ہونا اور حکومت کے بغیر رہنا یہ تو اسلام میں نہیں آیا اور اسلام میں خلیفہ عادل خلافت عادلہ ہو اُس کا درجہ بھی آیا ہے اُس کا ثواب بھی آیا ہے وہ آدمی جو عادل خلیفہ ہوگا وہ خُدا کی رحمت کے سائے کے نیچے ہوگا، قیامت کے دن سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظلّ الا ظلہ ـــــ جس دن اُس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا یعنی جسے وہ سایہ نہ دے

تو وہ سایہ پا نہیں سکے گا تو وہ سات قسم کے آدمی ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ میسّر ہوگا اُن میں ایک یہ بھی ہے اِمَامٌ عَادِلٌ کہ امام ہو اور عادل ہو۔ اُن کے سامنے تھا کہ یہ آثار پائے جارہے ہیں ان لوگوں کے جواَب بر سرِ اقتدار آرہے ہیں کہ یہ عدل نہیں کریں گے اور یہ صرف اُن کا ہی گمان نہیں تھا بلکہ بہت سے لوگوں کا گمان یہی تھا۔

**حضرت معاویہ رضؓ کا نقطۂ نظر**

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جو مسئلہ تھا وہ یہ تھا کہ میرے بعد حکومت کسی اور خاندان کا آدمی اگر ہوگا کسی اور طرح کا آدمی ہوگا تو چلا نہیں سکے گا لوگ اُس کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے ماتحت نہیں ہوں گے اور تعاون نہ کریں تو حکومت چل ہی نہیں سکتی اُنھوں نے اس لیے بیٹے کو رکھا۔

**اہلِ کوفہ وغیرہ کا نقطۂ نظر**

اور ادھر ان لوگوں نے یہ انداز کرتے ہُوئے کہ یہ آدمی صحیح نہیں ہے اُنھوں نے اس کی بیعت قبول نہیں کی تو بیعت قبول نہ کرنے والوں میں اور انکار کرنے والوں میں کوفہ والے جو تھے وہ سب سے پیش پیش تھے اُنھوں نے ان کو دعوت دی۔

**ممکن ہے حضرت حسینؓ پر یہ عنداللہ واجب ہوگیا ہو**

اور کوفہ جو تھا وہ اس اعتبار سے اہم ترین علاقہ تھا کہ یہ آزربائی جان اور بخارا وغیرہ تک جو لمبی پٹی تھی یہ بہت بڑا علاقہ تھا یہ سارا اسی کوفہ کے تحت تھا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ذہن مُبارک میں یہ بات آئی کہ جب اُنھوں نے اَب تک بیعت نہیں کی اور کوئی اور آدمی ان سے بیعت نہیں لے گا اور اگر لے گا تو فساد کا باعث ہو سکتا ہے، صحیح طرح نہ چلائے یہ ہو سکتا ہے، کوئی غلط آدمی قابض ہو جائے یہ ہو سکتا ہے اس لیے مجھے چلے جانا چاہیے اُن کی رائے یہی ہوئی اور ایسی حالت میں ہو سکتا ہے کہ اُن کے اُوپر وہاں جانا واجب بھی ہوگیا ہو کہ ضرور جائیں۔ عنداللہ کیونکہ وہ لوگ ابھی تک کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہوئے اور اگر کسی فسادی کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے تو پھر زیادہ نقصان ہو سکتا ہے اس لیے اُن کی نظر میں یہ ممکن ہے کہ وجوب ہوگیا ہو اُن پر کہ ضرور جایا جائے لہٰذا وہ روانہ ہُوئے۔

**اُن کے ذہن میں لڑائی کا خیال نہ تھا**

اَب یہ اُن کے ذہن میں نہیں تھا کہ وہاں لڑائی کی نوبت آئے گی ورنہ لشکر لے کر جاتے، اگر ان کی یہ نیت ہوتی کہ لڑنا بھی ہے خلافت حاصل کرنے کے لیے تو اپنے ساتھ سپاہی لے کر جاتے گھر والوں کو لے کر نہ جاتے۔ اُن کے ذہن میں اِن لوگوں

کی دعوت ۔ سے جو خاکہ سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ وہ لوگ بالکل کسی کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے تو پھر آزاد رہیں گے، گویا خود مختاری کا اعلان کریں گے اور یہیں سب فوجی وہاں سے فوجیں لے جاتے تھے۔ بھرتی بھی ہوتی اور فوجی ہیڈ کوارٹر تھا۔

**جغرافیہ، سندھ، مکران، بصرہ**

کوفہ اور بصرہ جو تھا وہ یہاں سندھ تک کے لیے تھا سندھ میں آتے تھے تابعین آئے ہیں۔ صحابہ کرام کے دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مکران تک آگئے تھے اور مکران سے ممکن ہے اُس وقت سندھ میں داخل ہوئے ہوں اور مکران سندھ شمار ہوتا ہو یہ ملتان کا علاقہ بھی اُس سے ملحق تھا شاید وہ زیادہ بڑا مرکز تھا کافی عرصہ یہ ملحق ادھر سے رہا اور شاید اسی کا اثر ہے کہ ملتان والے یہ کہتے ہیں بعض دفعہ کہ پنجاب جائیں گے پنجاب آئیں گے، جیسے بہاولپور والے کہتے ہیں کہ پنجاب جائیں گے پنجاب آئیں گے۔ یعنی اُن کے ذہنوں میں یا اُن کے محاورے میں یہ الگ کوئی جگہ ہے اب بھی یہ سرائیکی لوگ کہتے ہیں کہ سرائیکی صُوبہ ہمیں دیا جائے تو کچھ ایسا حصہ ہے کہ ہوسکتا ہے اُس وقت مکران اُدھر ہو تو پھر تو مکران سندھ میں داخل ہوا مکران ہے لسبیلہ ہے کراچی ہے لسبیلہ کراچی سے چند میل کے فاصلے پر ہے اور لسبیلہ کی حدود کراچی کے قریب سے شروع ہو جاتی ہیں تو اس طریقہ پر یہ لوگ یہاں تک آتے تھے ان کا جو تعلق تھا ان کا جو ہیڈ کوارٹر تھا وہ بصرہ تھا اور اُدھر آذر بائی جان بخارا اور تاشقند روس میں ایک علاقہ ہے اس حصہ کا تعلق جو تھا وہ کوفہ سے تھا تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جانتے تھے کہ وہاں کسی کو فوج کی ضرورت نہیں ہے وہ لوگ خود فوج کے لوگ ہیں بس نظم و ضبط کا فرق پڑ جاتا تھا باقی ہر آدمی جو تلوار چلا سکتا ہو جو نیزہ بازی کا ماہر ہو جو سواری کر سکتا ہو جو تیر اندازی کر سکتا ہو وہ لڑ بھی سکتا ہے تو بڑی عمر تک کے لوگ لڑتے بھی رہے جن کو اس کی مشق تھی اپنے اُوپر اعتماد تھا بھروسہ تھا وہ بڑی عمر تک لڑتے رہے ہیں یا اس لیے لڑتے رہے ہیں کہ مرنا تو ہے ہی شہید ہو کر مر جائیں گے اُس زمانے میں ایسے لوگ بہت ملیں گے جن کی عُمر بھی بڑی تھیں اور پھر بھی جنگوں میں شرکت اُنھوں نے کی یہ سوچتے ہوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ بچّے لیے گھر کے لوگ لیے کہ وہاں چلے جائیں گے تو وہاں رہ سکیں گے اور پھر اگر حکومت کا اعلان ہو جاتا ہے پھر تو بچّوں کو بُلانے میں دِقّت ہوتی ہے یہ تو صحیح بات ہے۔

**حضرت حسین رضؓ کی تشریف آوری**
**عبید اللہ ابن زیاد کی آمد اُس کا ظلم اور کرفیو**

وہ جب آئے ہیں اِدھر تو یہ ہُوا کہ ان کا پتا چل گیا یزید کو اور دوسرے لوگوں کو اُنھوں نے فوراً ایک شخص کو جو بصرہ میں عبید اللہ ابن زیاد

اُس کو بھیج دیا سخت آدمی تھا وہ پہنچا وہاں اور جاکر اُس نے کرفیو کر دیا، کرفیو سے آپ کو آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ جو کیفیت کوفے والوں کی وہاں ہوئی ہوگی تو اَب یہ اُن کے بس کی بات نہیں رہی کہ پھر وہ جمع ہوں اور باہر نکلیں جو چھا گیا اُوپر سے بس چھا گیا حضرت حسین رضی اللہ عنہ جب وہاں پہنچے ہیں تو پھر اُس نے یہ بڑی سخت غلطی کی کہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا سلوک نہیں کیا بلکہ ایسے انداز میں رہا ہے کہ جو دنیاوی حکومت کرنے والوں کا انداز ہوتا ہے اور یہ انداز خود یزید کا اور یزید کے خلفاء کا جن جن کو اُس نے مقرر کیا اُن کا یہ ثابت ہُوا ہے چنانچہ اُس (عبید اللہ) نے ان سے مطالبہ کیا تو لشکر بھیج دیا گیا ایک ہزار کا لشکر تھا پھر اور لشکر بھیج دیا وہ خاصا لشکر بن گیا ابھی یہ ستّر بہتّر کل آدمی تھے اُن کے لیے اتنا بڑا انتظام کیا جائے اتنا بڑا لشکر بھیج دیا اُس کا مطلب یہی تھا کہ کسی بھی طرف سے اگر خبر پہنچ جائے اور کوئی قبیلہ یا کسی جگہ سے لوگ اُٹھ کر آبھی جائیں مدد کے لیے تو ہمارا لشکر وہاں پہلے سے موجود ہو یہ نہیں کہ ہم اس وقت بھیجیں لشکر اس لیے اُس نے اتنا بڑا انتظام کیا اور اتنی بڑی تعداد میں لوگ بھیجے، پہلے کچھ بھیجے پھر اور بھیجے اور وہ تقریباً چھ ہزار آدمی بن گئے اَب چھ ہزار آدمی تو بہت بڑی چیز ہوتی ہے۔ اُس دَور کے لحاظ سے بہت بڑی چیز تھی بلکہ اس دَور کے لحاظ سے کیا اور آج کے لحاظ سے کیا چھ ہزار ٹرینڈ اور منظّم فوجی جو ہوتے ہیں تو یہ بہت بڑی تعداد ہوتی ہے۔

**حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزیدیوں سے فرمایا**

اُنھوں نے اُن سے یہ فرمایا کہ میں جو آیا ہوں لڑنے کے ارادے سے نہیں آیا ہوں۔ مَیں جس ارادے سے آیا ہوں یا جس خیال سے آیا ہوں اُس کا حل یہ ہے کہ یا تو تم لوگ مجھے یزید کے پاس جانے دو مَیں اُس سے خود بات کروں گا یا مجھے مدینہ منوّرہ واپس جانے دو کیونکہ لڑائی کے ارادے سے نہیں آیا تو مجھے واپس جانے دو اور تیسری صُورت یہ ہے کہ تم لوگ اگر مجھے مضر سمجھتے ہو اپنے لیے تو پھر مورچوں میں بھیج دو جہاں جہاد ہو رہا ہے وہاں میں جہاد کرتا رہوں گا ملک سے تمہارے خارج (اور باہر) رہوں گا ایک طرح سے تو اُس نے ان باتوں کو نہیں مانا اُس نے کہا کہ پہلے آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں اُس کے بعد ہم غور کریں گے۔

**حضرت حسینؓ نے ذلّت کو قبول نہ کیا**

اُنھوں نے کہا یہ بات تو ایک ذِلّت آمیز چیز ہے یہ مَیں نہیں کروں گا مدینہ منورہ میں بھی بیعت نہیں کی تھی اُنھوں نے رَوانہ ہو گئے تھے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی۔

**مروان کا مشورہ**

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جس شخص کو مدینہ کا امیر مقرر کیا تھا سعید اُن کے خاندان کا تھا بنو اُمیّہ کا اُس کو مروان نے مشورہ دیا کہ تم ان لوگوں سے فوراً بیعت لو حضرت معاویہؓ کے انتقال کی خبر پھیلنے سے پہلے پہلے اُنہیں بُلا لو بیعت کے لیے لیکن اندازہ سب کو تھا۔ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ حضرت حسینؓ اور دوسرے کچھ اور حضرات اِن کو بُلایا اور اُس نے کہا کہ اگر یہ بیعت ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر بیعت نہ ہوں تأمل کریں تو ان کو مارو اُس (سعید) نے کہا کہ مارنا تو میرے بس کا نہیں ہے یہ کام تو میں نہیں کروں گا اُنہیں بُلایا رات کو اُنھوں نے کہا رات کو تنہائی میں ہمارے بیعت ہونے سے فائدہ کیا ہوگا، کسی کو کیا پتا چلے گا ہم بیعت ہُوئے ہیں یا نہیں ہُوئے، ہم کسی ایسے موقع پر بیعت ہوں گے جب سب لوگ دیکھیں وہ مجبور نہیں کر سکے اُنھوں نے دوٹوک جواب بھی نہیں دیا لیکن بیعت نہیں کی اِنھوں نے۔ پھر یہ لوگ راتوں رات یا کسی وقت جو وقت ان کو مِلا یہ مدینہ منوّرہ سے باہر نکل کر مکّہ مکرمہ آگئے۔

**یاددہانی**

یہ مَیں آپ کو پہلے بتلا چُکا ہُوں یزید کے بارے میں دورہ کیا تھا کہ حضرت معاویہؓ نے یزید کے بارے میں دورہ کیا تھا اور کوفے تشریف لے گئے بصرہ تشریف لے گئے مکّہ مکرّمہ، مدینہ منورہ گئے۔ اِن چار بڑے علاقوں کا دَورہ فرمایا اُنھوں نے مرکزی جگہوں کا لیکن ان جگہوں پر یزید کے خلاف فضا تھی اور اُن کی اس رائے سے اتّفاق نہیں تھا ان لوگوں کو کہ ابھی سے بعد کے لیے یزید کو قائم مقام خلیفہ بنا لیا جائے اور وہ خلیفہ ہو اُن کے بعد، اس سے اتّفاق نہیں تھا اور کسی کو بناؤ اس کی شہرت لوگوں کے ذہنوں میں ٹھیک نہیں تھی وہاں سے یہ چلے آئے اچھا وہاں والوں کے بارے میں جو رویّہ رہا ہے اُس کا وہ بھی بڑا سخت ہے اور اُس نے جو بیعت کی ہے مارا ہے لوگوں کو لڑائی تو ختم ہوگئی بعد میں اُس نے کرفیو جیسی کیفیت رکھی ہے۔

**جبری بیعت یزید کی غلامی**

اور لوگوں کو بُلاتا رہا ہے اور اُن سے کہتا رہا ہے کہ کہو ہم نے غلطی کی اور بیعت کرو یزید کے ہاتھ پر اور کس کس سے اُس نے یہ کہا ہے، یہ کس کس کا لفظ تاریخ میں نہیں ہے تاریخ میں تو یہ ہے کہ اُس نے کہا ہے کہ تم یہ بیعت کرو کہ عَبِیْدٌ کہ تم غلام ہو یزید کے اس بات پر بیعت کرو کہ ہم غلام ہیں یزید کے جس نے انکار کیا اُسے مار دیا اُس نے۔ اس لحاظ سے مدینہ منورہ میں بہت شہادتیں ہُوئی ہیں یہ اُس کے اس آدمی کا ذہن ہے اسی قسم کا ذہن عبیداللہ بن زیاد کا بھی تھا۔ عبیداللہ بن زیاد نے بھی اس طرح کی باتیں کیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے نہیں مانی گرفتار کرنا چاہا تو گرفتاری نہیں دی اُنھوں نے، گرفتاری دے دیتے تو تلوار اُٹھانے کی نوبت نہ آتی

ہتھیار ڈال دیتے تلواریں وغیرہ یہ اُدھر کا رواج ہے ہر آدمی مُسلّح ہوتا ہے ہر ایک کے پاس تلوار تھی نیزے تھے تیر کمان، خنجر ڈھال، زرہ گھوڑے یہ کُل سامان یہی تھا حکومت کے پاس اس سے زیادہ ہوتا ہے اور وہ منجنیق وغیرہ ہوتی تھی جیسے کہ گویا توپ سے کام لیا جاتا ہے اس قسم کا کام لیا جاتا تھا اور کچھ چیزیں اور بھی ایجاد کی تھیں اُنھوں نے اور وہ ٹینک جیسی چیز ہوتی ہے اُس کا بھی ثبوت ملتا ہے، آذر بائیجان کے علاقے میں جب پہنچے ہیں صحابہ کرام وغیرہ تو ان حضرات نے کچھ چیزیں ایسی ایجاد کی تھیں تو منجنیق تو طائف میں نصب کیا گیا تھا اس میں دو طریقے تھے ایک یہ کہ پتھر بھر کے پھینکے جائیں دُور جاتے تھے جہاں تک جائیں گویا چوٹ لگتی تھی اس سے زخمی ہو جاتے تھے دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آگ لگا کر گولہ پھینک دیا جاتا تھا اس سے نقصان ہوتا تھا بھگدڑ مچ جاتی تھی، یہ چیزیں استعمال میں آئی ہیں لیکن جو باقی ہتھیار تھے ان ہتھیاروں پر کوئی پابندی کسی کی نہیں تھی ہر ایک رکھ سکتا تھا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس یہ تلواریں وغیرہ ہی تھیں کوئی بہت زیادہ ہتھیار نہ تھے باقی باتیں انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبّت اور آخرت میں اس کا ساتھ نصیب فرمائے۔

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز

نفیس بُک بائنڈرز

NBB

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قسم کی بکس والی جلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ھے

مُناسب نرخ پر معیاری جلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور ۞ فون 7322408